



## سوال

(174) زکوٰۃ کی رقم سے حج کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی حج کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے پاس صرف پچاس ہزار روپے تھے جو فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے کافی نہیں چند مخیر حضرات نے زکوٰۃ سے اس کی بقیہ رقم پوری کر دی اس شخص کی حج کے لیے دی ہوئی درخواست منظور ہو گئی لیکن وہ حج پر جانے سے پہلے فوت ہو گیا اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ حج کے لیے یہاں میں جمع شدہ رقم کی کیا حیثیت ہو گئی کیا وہ تمام رقم زکوٰۃ شمار ہو گی جو مخیر حضرات نے زکوٰۃ سے دی تھی قرآن و حدیث کے مطابق اس کا جواب دین تا کہ ہماری الجھن دور ہو جائے۔ (حاجی نور اللہ۔۔۔۔۔ گوجرانوالہ)

## الجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد!

شرط صحت سوال واضح ہو کہ صورت مسؤول میں مذکوہ آدمی کے پاس جو رقم پہلے سے موجود تھی اور جو مخیر حضرات نے مال زکوٰۃ سے اسے دی سب اس کی ذاتی شمار ہو گئی اور اس کے فوت ہونے کے بعد اس کے ورثاء اس ترک کے حق دار ہیں اس میں زکوٰۃ اور غیر زکوٰۃ کی تمیز نہیں ہو گئی کیوں کہ صدقہ و خیرات جب لپٹنے مقام پر پہنچ جاتا ہے تو اس کے احکام بدلتی ہیں اور لینے والے کے لیے ذاتی ملکیت ہیں جاتی ہے پھر وہ اس میں جیسے چاہے تصرف کر سکتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ گوشت لایا گیا دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ یہ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر صدقہ کیا گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا: "یہ گوشت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے صدقہ تھا اور ہمارے لیے ہے۔" (صحیح بخاری الجب 2577)

حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ گوشت بدیہ کہ طور پر آپ کے گھر بھیجا تھا اس لیے آپ نے اسے لپٹنے لیے بدیہ قرار دیا اسی طرح ایک واقعہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بھی مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول کرتے ہوئے فرمایا تھا "یہ گوشت لپٹنے مقام کو پہنچ چکا ہے۔"

(صحیح بخاری : الجب 2579)

اسپر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب قائم کیا ہے "جب صدقہ کی حیثیت تبدل ہو جائے حافظاً، حجر رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: "صدقہ جب فقیر کے پاس پہنچ جاتا ہے تو اس میں اس کے لیے تصرف کرنا جائز ہے یعنی اسے فروخت کرنا یا کسی دوسرے کو جبکہ کرنا جائز ہے۔" (فتح الباری : ج 3 ص 449)

مذکورہ سوال میں جو رقم، مخیر حضرات نے بطور زکوٰۃ اسے دی تھی اب وہ اس کی ملکیت شمار ہو گئی اس کے مرنے کے بعد اس تمام رقم میں وراثت کا قانون جاری ہو گا۔ (والله



جعفری علیٰ بن ابی طالب  
محدث فلسفی

اعلم)

هذا ما عندی والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 200